6

اسلام اس زمانے میں انتہائی غیر معمولی حالات میں سے گزر رہا ہے۔ مسلمانوں کو یہ دن دعاؤں، التجاؤں اور اِنابت اِلَی اللّٰہ میں صَرف کرنے چاہئیں

(فرمودہ 24 ؍مارچ 1950ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''ہر امر اپنے کمال کو پہنچتے وقت ایک غیر معمولی حالت میں سے گزرا کرتا ہے اور اسلام بھی اِس زمانہ میں اِس آخری مرحلہ سے گزر رہا ہے۔ ماں بننے والی عورت جب بچہ پیدا ہونے کا وقت آتا ہے تو دو حالتوں میں سے ایک ضرور دیکھتی ہے۔ یا تو وہ ایک نئے وجود کو دنیا میں لے آتی ہے یا خود بھی اِس دنیا سے چلی جاتی ہے۔ یہی حال اِس وقت اسلام کا ہے۔ اِس زمانہ میں مسلمان بھی ایسے حالات میں سے گزر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے دو اہم حصے دو نازک ہمسایوں، دو سخت ہمسایوں اور دو طاقتور ہمسایوں کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ اور ایک تھوڑے سے اشتعال سے ایک ایسی آگ لگ سکتی ہے جو دو میں سے ایک نتیجہ ضرور پیدا کر دے گی۔ یا تو مسلمان کچھ عرصے کے لئے دنیا سے یا دنیا کے ایک اہم حصہ سے مٹ جائیں گے اور یا اُن کے دن پلٹیں گے اور وہ اپنی پرانی شان و شوکت کو حاصل کر لیں گے۔ ہمیں بوجہ اِس کے کہ ہم ایک مامور کی جماعت ہیں اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں اِس خاص مرحلہ سے خاص دلچسپی ہے۔ کیونکہ اگر ہم ایک ایسے شخص کو مانتے ہیں جو خدا تعالیٰ کا سچا مامور تھا

اور ہم ایک سچے مامور کی سچی جماعت ہیں تو یقیناً ہمارے لئے اِن تغیرات سے کوئی بڑا فائدہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم ایک سچے مامور کو نہیں مانتے یا ہم اپنی بدقسمتی سے ایک سچے مامور کی سچی جماعت نہیں بلکہ اپنی کوتاہیوں اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے اُس کی سچی جماعت کہلانے کا حق ہم سے چھین لیا گیا ہے تو آنے والے خطرات سے ہمیں بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ اور ہمیں بھی کچھ مدت تک گوشۂ گمنامی اختیار کرنا پڑے گا۔

پس یہ ایام مسلمانوں کے ساتھ عام طور پر اور ہماری جماعت کے ساتھ خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو یہ دن دعاؤں، التجاؤں اور اِنابت اِلَی اللّٰہ میں صَرف کرنے چاہئیں اور خدا تعالیٰ سے بار بار مدد طلب کرنی چاہیے کہ اے خدا! جو کوتاہیاں ہم سے ہوئی ہیں ہمیں اُن سے انکار نہیں مگر تُو فضل کرنے والا ہے ہم پر فضل کر۔ اپنی شان وشوکت کے زمانہ میں جس طرح ہم نے دینِ اسلام کو بُھلا دیا ہمیں اِس کا اقرار ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ کچھ دیا جو کسی قوم کو نہیں دیا۔ لیکن وہ پوری طرح اِس احسان کا شکریہ ادا نہیں کر سکے اور بجائے محسن کے انہوں نے احسان کو دیکھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے محسن کی طرف نہ دیکھا مگر وہ اُس کے احسان سے فائدہ اٹھانے میں لگ گئے۔ پس جو کچھ خدا تعالیٰ نے کیا ٹھیک کیا۔ اور صرف ٹھیک ہی نہیں کیا بلکہ اِس میں بھی اُس نے رحم سے کام لیا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں عرض کرنی چاہیے کہ اے خدا! دشمن کے غلبہ کے دن لمبے ہو چکے، مصیبتوں اور تکالیف کا سایہ بہت دُور پھیل گیا، ایک طاقتور اور حکمران قوم جو ساری دنیا پر غالب تھی اب ایک نہایت ہی حقیر اور کمزور جنس ہو کر رہ گئی ہے، صدی کے بعد صدی گزر گئی، نسل کے بعد نسل ختم ہو گئی مگر اس کی تکالیف کا زمانہ ختم ہونے میں نہیں آیا۔ اب تیرے رحم اور تیری شفقت، اور تیرے غفران اور تیرے فضل دیکھتے ہوئے ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں کہ تُو پرانے گِلوں کو دُور کر دے، پرانی شکایتوں کو معاف کر دے اور چار سَو سال سے متواتر ذلیل ہونے والی مسلمان قوم کو خاک سے اُٹھا لے اور آنے والی مشکلات اور مصائب سے نہ صرف اُسے بچا لے بلکہ اپنے رحم و کرم سے اُن کے دماغوں میں یہ ہدایت کے خیالات پیدا کرتے ہوئے اُن کو پھر نئی زندگی، عزت، غلبہ، نیک نامی اور کامیابی بخش دے۔

یہ دعائیں کرو اور متواتر کرو کیونکہ ہمارے پاس سوائے دعا کے اور کوئی چارہ نہیں۔ انسانی تدبیروں سے شاید ہم سینکڑوں سال میں بھی نہیں جیت سکتے۔ مگر الٰہی تدبیروں سے شاید ہم رات کو

دھڑکتے دلوں سے سوئیں اور صبح کو کامیابی کی خوشخبری ہمارے چہروں کو سُرخ بنادے۔

پس اللہ تعالیٰ سے خصوصیت سے دعائیں کرو اور دوسروں سے بھی کہو کہ وہ دعائیں کریں۔ اپنے ہمسایوں کو خواہ وہ غیر احمدی ہوں کہو کہ آخر خدا تعالیٰ کا خیال تو ہم سب میں مشترک ہے۔ ہم آپ لوگوں کو اپنی طرف نہیں بُلاتے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے خدا تعالیٰ کی طرف جائیں اور اُس سے گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کریں تا یہ دن بدل جائیں، یہ تاریک بادل چھٹ جائیں اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا سورج پھر نکل آئے۔'' (الفضل 11 اپریل 1950ء)